التقریظ والانتقاد

چودھری رحم علی ہاشمی صاحب

تہذیب کی جدید تشکیل مصنف: مولانا محمد تقی امینی ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
ناشر: ندوۃ المصنفین دہلی، سائز ۲۰×۲۶/۸، صفحات ۳۲۹، قیمت سولہ روپے

مولانا محمد تقی کی تحقیقی تخلیقات سے علمی دنیا کافی مانوس ہو چکی ہے اس لئے زیر نظر کتاب کے متعلق یہی کہنا کافی ہے کہ یہ مولانا کی جدید ترین تخلیق ہے جس میں حسب معمول دور حاضر کے مسائل کا تجزیہ کر کے قانون الٰہی کی روشنی میں ان کا موثر علاج تجویز کیا گیا ہے۔ اس وقت ساری دنیا جن پریشانیوں اور چپقلشوں اور اخلاقی، سماجی، معاشی دشواریوں میں مبتلا ہے اس کا ہر صاحب فہم کو اعتراف ہے لیکن بدقسمتی سے اس کا جو علاج تجویز کیا جاتا ہے وہ مرض کے ازالہ کے بجائے دوسرے زیادہ سنگین امراض پیدا کر دیتا ہے اس لئے کہ علاج کی بنیاد وہی معاشرہ ہے جو ان خرابیوں کا ذمہ دار ہے اور ربانی ہدایت اور قوانین الٰہی سے محروم ہونے کی وجہ سے معاشرہ کی خامیوں کا موثر علاج کرنے سے قاصر ہے۔ مولانا امینی نے یہ نظریہ قائم کر کے "موجودہ تہذیب یونان و روم کی دین" ہے اس کی تدریجی نشو ونما پر نظر ڈالی ہے اور مشرقی اور مغربی مفکرین و محققین کے خیالات و افکار کی روشنی میں اس کا جائزہ لے کر یہ ثابت کیا ہے کہ موجودہ تہذیب ناقص ہونے کی وجہ سے اس پر جو تعمیر کی جاتی ہے وہ ناقص رہتی ہے اور صحیح حل مدد یافت کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ مولانا نے ہندوستان اور یورپ وغیرہ کے مفکرین کے نظریات کا معتقدانہ جائزہ

لیکر ان کی خامیوں کی گرفت کی ہے اور ایک صحیح معاشرہ کی بنیاد کی رہنمائی کی ہے اور دکھایا ہے کہ کہ انسانی فکر یا فلسفہ میں صحیح رہنمائی کی صلاحیت نہیں ہے اور انسان کی فلاح صرف مذہب کی روحانی اور الہامی ہدایت سے ہوسکتی ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا نے تمام دنیا کی گذشتہ اور موجودہ اصلاحی تحریکوں کی خامیاں دکھاکر ایک ایسے معاشرہ کا خاکہ پیش کیا ہے جو ان نقائص سے پاک ہے اور جس میں موثر رہنمائی کی صلاحیت ہے۔ اس رہنمائی کی بنیادیں صرف اسلامی نظام حیات میں مل سکتی ہیں اور مولانا نے تفصیل کے ساتھ اس نظام حیات کے مختلف شعبوں کی تشریح کی ہے اور انسانی زندگی کے تمام مراحل پر ان کے موثر عمل کو دکھایا ہے سیکیولرزم، جمہوریت، بین الاقوامیت، انفرادیت، اجتماعیت اور مرکزیت کی اسلامی نقطہ نظر سے وضاحت کی ہے اور اسلامی عدل و توازن کے قیام کی تدبیریں بتائی ہیں۔

جدید تہذیب کے بہت سے مسائل اور الجھنیں ہیں اور چونکہ مولانا نے حتی الامکان ان سب پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے اس لئے کتاب میں بہت سے عنوانات ہوگئے ہیں، ان سب پر تبصرہ کرنا تبصرہ کے حجم کو اصل کتاب کے حجم سے بھی زیادہ کر دے گا اس لئے صرف چند مخصوص اہم عنوانات کی مختصراً تشریح کی جاتی ہے۔ چونکہ سب سے اہم مسئلہ حکومت اور محکوم کی ذمہ داریوں کا ہے اس لیے مولانا نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے اور حکومت کی روٹی، کپڑے، مکان، علاج، تعلیم اور اہل و عیال کی کفالت کی ذمہ داری بتاکر دکھایا ہے کہ خلافت راشدہ اور تابعین کی حکومت میں ان ذمہ داریوں کو کس طرح پورا کیا گیا تھا اور اسی سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک قول نقل کرکے یہ دکھایا ہے کہ جب تک لوگ بقدر ضرورت اپنی ضروریات خود پوری کرنے کے قابل نہ ہوجائیں اس وقت تک ان ضروریات کو پورا کرنا حکومت کے ذمہ ہے تاآنکہ لوگ اپنے گھروں میں سیر ہوکر کھائیں پئیں۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کبھی کبھی لوگوں پر تنگی کرنے کی بھی ضرورت ہوگی تاکہ ضروری احتیاج کی چیزوں میں سب برابر ہوجائیں۔ چنانچہ جدید معاشی نظام میں حکومت کی دو قسم کی ذمہ داریاں بتائی ہیں ایک تو وہ جس سے

درجہ اوسط میں قوم کی ضروریات پوری ہوں اور دوسرے وہ کہ جس کے ذریعہ سے معاشی لحاظ سے قوم خود کفیل ہو اور پھر احادیث و روایات کے حوالہ سے اُن تدابیر کی تشریح کی ہے جن سے یہ مقاصد حاصل کئے گئے اور اب کس طرح حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بحث کا یہ حصہ خاص طور پر اہم ہے جس کے لئے اصل کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ تنظیم مفید تر ہو اور نفع و نقصان کا مدار اخلاقی ہو جس کی بنیاد قرآن حکیم نے عدل و احسان پر رکھی ہے۔

اس کے بعد مولانا نے ذرائع پیداوار کی تقسیم کے مسئلہ کو لیا ہے اور اس سلسلہ میں اشتراکی اور سرمایہ داری نظام کی خامیوں کو واضح کر کے صحیح اور متوازن نظام کی تفصیلات اس طرح بتائی ہیں کہ بعض ذرائع پیداوار پر اجتماعی ملکیت ہوگی یعنی ان کا انتظام براہ راست حکومت کے ہاتھ میں ہوگا اور بعض پر بتدریج اجتماعی ملکیت ہوگی اور بعض پر خالص انفرادی ملکیت ہوگی۔ پہلی ضمن میں جن حرفتوں کو شامل کیا ہے ان میں فولاد اور مشین کی صنعتیں، اسلحہ جات، برقی پلانٹ، ایٹمی طاقت، کوئلہ کی کان، تار کول پٹرول اور گیس، جواہرات، سونا چاندی وغیرہ، ہوائی بحری اور ریلوے ٹرانسپورٹ، ٹیلی فون، ٹیلی گراف اور وائرلیس، کپڑوں کے مل اور بڑے کارخانے شامل ہیں۔ دوسری ضمن میں المونیم اور ٹین کی حرفت، چھوٹے اوزاروں کے کارخانے، کوئلہ کے کاربن بنانے کے کارخانے، رنگ سازی و پلاسٹک کی چیزیں، انگریزی دوائیں اور جراثیم کش دوائیں، روڈ ٹرانسپورٹ، سمنٹ، کاغذ اور چائے کے باغات وغیرہ شامل کئے ہیں اور تیسری ضمن میں چھوٹے پیمانہ کی حرفتیں اور گھریلو حرفتیں رکھی ہیں جن کا انتظام نجی یا امدادی کمیٹیاں یا فرد واحد کے ماتحت انفرادی اہتمام میں ہوگا۔ لیکن ہر صورت میں ملکیت کے صحیح تصور پر عمل ہوگا جس کے لئے تعلیم و تربیت پر زور دینا ضروری ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے اخلاقی فضا اور تعاون و اخلاق میں ربط پیدا ہو ورنہ ایسے نفسیاتی و اجتماعی مسائل پیدا ہوں گے جن پر قابو پانا سخت مشکل ہو جائے گا۔

معاشی تنظیم کے بعد مولانا نے سیاسی تنظیم کے مسئلہ کو لیا ہے اور اس سلسلہ میں تمام پہلو

سیاسی نظریات پر سیر حاصل بحث کر کے ان کی خامیاں دکھائی ہیں اور اشتراکیت و جمہوریت کی صحیح تصویر پیش کی ہے جس میں اقتدار اعلیٰ عوام کا نہیں بلکہ اللہ کا ہوگا اور اس کے لئے حکومت کی نوعیت میں جن تبدیلیوں کی ضرورت ہے ان کی وضاحت کی ہے اور روحانی اخلاقی اور جمالیاتی اقدار کی قرآن احادیث کی روشنی میں تشریح کی اور معقولات و منقولات سے ان کی اہمیت اور مناسبت کا تعین کیا ہے اور اس سلسلہ میں قانون کی دو قسمیں اصلی اور ذیلی بتائی ہیں اور ان کے نفاذ کی ضرورت اور موقعہ محل کی وضاحت کی ہے اور شہریت کے حقوق و فرائض بتائے ہیں اور یہ دکھایا ہے کہ ہر شخص کو جان و مال اور عزت و ناموس کی حفاظت کا حق ہے اور ہر انسان واجب الاحترام ہے جس سے کسی کو دوسرے کی جان لینے کا حق نہیں ہے اور قرآن کے اسی فرمان کی توضیح کی ہے کہ جو کوئی ایک انسان کی جان لیتا ہے وہ ساری انسانیت کو قتل کرتا ہے اور جو کوئی ایک انسان کی جان بچاتا ہے وہ ساری انسانیت کو بچاتا ہے۔ تہذیب جدید کی تشکیل کے لیے کن انفرادی اور اجتماعی صفات کی ضرورت ہے ان پر مولانا نے سیر حاصل بحث کی ہے اور معقولات و منقولات سے مستند دلائل پیش کئے ہیں۔ معاشرتی معاشی اور سیاسی نظام کیسا ہونا چاہئے اس پر بھی فلسفیانہ اصول اور اسلامی روایات سے روشنی ڈالی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہر جگہ زمانہ حال کی ضروریات اور مقتضیات کا لحاظ رکھا ہے جو عام طور علماء کے مباحث میں کم ہوتا ہے اور وہی شخص ایسا کر سکتا ہے جسے مذہب کی روح اور فلسفیوں کے نظریات اور موجودہ زمانہ کے افکار و خیالات کی پوری بصیرت ہو۔

کتاب کے مضامین اور ابواب کی ترتیب و تقسیم میں ذرا زیادہ احتیاط کی ضرورت تھی اور موجودہ جمہوریت اور اسلامی جمہوریت میں ایک بنیادی فرق ہے جس پر بظاہر مولانا کی نظر نہیں گئی۔ موجودہ جمہوریت میں اکثریت کی رائے خواہ اچھی ہو یا بری وہی قبول کی جاتی ہے مگر اسلامی جمہوریت کے کچھ اصول و قوانین ہیں اور اگر اقلیت کی رائے ان اصول و قوانین کے زیادہ مطابق ہو تو اسے اکثریت کی رائے پر ترجیح دی جاتی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کبھی کبھی عمل کیا ہے۔ اس فرق کو واضح کرنے کی ضرورت تھی اگرچہ اور معاملات میں مولانا نے کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا ہے۔ غرضکہ یہ کتاب مولانا کی دیگر تصنیفات کی طرح ایک گراں قدر تحقیقی کارنامہ ہے اور امید ہے کہ علمی اور عوامی حلقوں میں کافی مقبول ہوگی، خصوصاً اس لحاظ سے کہ مولانا نے انسانی زندگی کے تمام مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے آج کل کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر روشنی ڈالی ہے اور مروجہ سماجی، معاشی، سیاسی اور دیگر نظریات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

پنجاب وقف بورڈ کا سہ ماہی

آپ کا علمی جریدہ

اَوقاف

منظر عام پر آچکا ہے

اوقاف کیا ہے؟

• اسلام و انسانیت کا داعی • اوقاف کی تنظیم جدید کا حامی
• کاروانِ ارتقا کا ایک جرس اور جہادِ زندگی کا رجز ہے

اوقاف میں کیا ہے؟ • علمی و ادبی مقالے • سوانحی خاکے
شرعی و ثقافتی مباحث • تحقیقاتی جائزے اور اصلاحی تبصرے

مجلس ادارت:-
مولانا سعید احمد اکبر آبادی — پروفیسر عبد المجید خاں
بیگم صالحہ عابد حسین — مولانا عبد الحمید رحمانی
ڈاکٹر قیام الدین احمد — مولانا خلیل الرحمٰن

مدیر
حکیم اجمل خاں

آپ آج ہی مستقل خریدار بنئے

اشتراکات:-
سالانہ ۱۰ روپے
فی کاپی ۵۰-۲ "

معیاری اشتہارات کیلئے موزوں ترین جریدہ ہے

سکریٹری پنجاب وقف بورڈ۔ ۵ سردار پٹیل مارگ انبالہ کینٹ ہریانہ